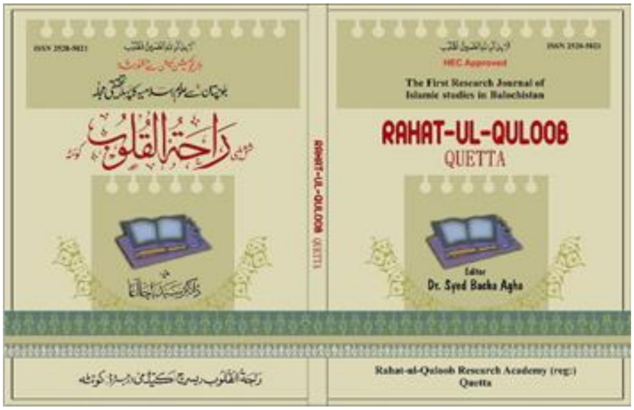


OPEN ACCESS

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

CC BY

**RAHAT-UL-QULOOB**

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.rahatulquloob.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

## TOPIC

# غلام قادر بلوچ کے کلام میں مذکور مذہبی رجحانات اور ان کے اثرات کا تحقیقی جائزہ

# An analysis of Ghulam Qadir Baloch Islamic poetry and its impacts

***AUTHOR***

1. Dr. Muhammad Anwer Bugti, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government Postgraduate College, Saryab road, Quetta, Pakistan.
2. Dr. Syed Bacha Agha, Assistant Professor / HOD, Department of Islamic Studies, Government Postgraduate College, Saryab road, Quetta, Pakistan.
   Email: agha211179@gmail.com

**How to Cite:** Dr. Muhammad Anwer Bugti, & Dr. Syed Bacha Agha. (2023). URDU: غلام قادر بلوچ کے کلام میں مذکور مذہبی رجحانات اور ان کے اثرات کا تحقیقی جائزہ: An analysis of Ghulam Qadir Baloch Islamic poetry and its impacts. *Rahat-Ul-Quloob*, *7*(2), 39-50.
https://doi.org/10.51411/rahat.7.2.2023/452

http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/452

Vol. 7, No.2 || July–December 2023 || URDU-Page. 39-50

Published online: 31-10-2023

# غلام قادر بلوچ کے کلام میں مذکور مذہبی رجحانات اور ان کے اثرات کا تحقیقی جائزہ

# An analysis of Ghulam Qadir Baloch Islamic poetry and its impacts

محمد انور بگٹی[1] سید باچا آغا[2]

## ABSTRACT

Balochi language is the language of poor people of the rich land. Balochi literature has its own beauty like many other literatures of the world. it has diffused its fragrance in the heart of people who were living in the huts. will know poets have also been gifted to Baloch Land by Almighty Allah. however, a Poet in the in-letter 20th century from Tonsa Shareef put his step on the land. he is highly known as one the greatest Baloch Poet, whose name was Ghulam Qadir buzdar. he was religious unmatched poet and master of Spiritual lines. in this article Ghulam Qadir Baloch religious poetry and its effects on society will be discussed. the study was survey-based, result and finding suggest the religious poetry has effects on Society for Islamic teaching.

**Keywords:** Ghulam Qadir buzdar, Balochi literature, unmatched poetry, religious poetry.

دین اسلام دین فطرت اور کامل نظام حیات ہے جو عالمگیر اصولوں سے مزین ہے اسلام بلا امتیاز نسل و نگ تمام انسانیت کی بہتری سلامتی، فلاح اور امن کا پیامبر ہے۔ دین اسلام نہ صرف دنیا کا بڑا مذہب ہے بلکہ ہمارے ملک پاکستان میں 97 فیصد مسلمان رہتے ہیں اس لحاظ سے دینی ادب وشاعری ہم سب کا مشترکہ ادبی اثاثہ ہے۔ پاکستان کی تمام زبانوں کے شعراء نے دینی شاعری پر بھرپور توجہ دی، اسی طرح بلوچی زبان میں بھی دینی شاعری موجود ہے۔ دینی شاعری کے ذریعے اسلام کی حقانیت کو پیش کرنے کی ضرورت آج جتنی ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا 44 فیصد ہے، سی پیک کے قیام نے دنیا کے اسی تاریخ حصے کو انتہائی اہمیت کا حامل بنا دیا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے جن علاقوں میں بلوچی سمجھی اور بولی جاتی ہے وہ نہایت ہی وسیع علاقہ ہے۔ اس علاقے میں ایسے متعدد شاعر گزرے ہیں جنہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے بلوچ قبائل کو دین اسلام کے حقیقی روح سے روشناس کرایا ہے۔ آج بھی ان کی شاعری اصلاح معاشرہ کے لیے لازوال تاثیر رکھتی ہے۔ ان شاعروں میں ایک اہم نام غلام قادر بزدار کا ہے، اس مضمون میں اسی کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

### غلام قادر بزدار کا تعارف

گلدستہ حیات بے شمار گل ولالہ سے مسج ایک حسین و جمیل دلکش تصویر اور خوبصورت منظر کا آئینہ ہے۔ اس کے رنگ دار اور مہکتے پھولوں میں سے کچھ کی رنگت و نگہت اس قدر دلفریب اور پرکشش ہوتی ہے کہ وہ آئینہ دل پر ایک نقش دوام چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایک پھول کی مثال کوہ سلیمان کے غلام قادر بزدار کی دی جا سکتی ہے، جس نے صفحہ ہستی پر اپنے دلاویز کلام کے ذریعے دور دور تک اخلاقی خوشبو اور ندرت کی رنگینیاں بکھیر کر لوگوں کے دلوں پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔[1]

12 ستمبر 1943 کو شمالی کوہ سلیمان ٹرائیبل ایریا ڈیرہ غازی خان علاقہ تمن بزدار میں بقام سراٹ سر غلام فرید خان لدوانی بزدار کے گھر جنم لینے والے نو مولود بچے کا نام ماں باپ نے غلام قادر تجویز کیا۔ عزیزواقارب اور خود خاندان والے خوشی کے اس موقع پر والدین کو مبارکباد دینے کی خاطر جمع ہوئے ہوں گے۔ لیکن ان کے وہم وگمان تک یہ بات نہ آئی ہو گی کہ پسر عزیز ایک دن علم وادب کا سرچشمہ بن کر دانشور کوہ سلیمان کوہسار ادب اور کوہ سلیمان کا علمی حاتم جیسے خطابات پاکر ایک شاعر وادیب اور ایک معلم اخلاق کا روپ دھار کر آسمان علم کا ایک درخشاں ستارہ بن کر چمکے گا۔[2]

**تصانیف وتالیفات:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی کتابیں تصنیف کی ان میں سے بعض نثر پر مشتمل ہے اور بعض اشعار پر ان میں اہم کتب درج ذیل ہیں:

1: کلام چِگا، 2: عکاس فطرت، 3: ہفت رنگت، 4: شعراء کوہ سلیمان (حصہ اول، دوئم، سوئم، چہارم)، 5: نور الہی، 6: مرج البحرین، 7: حسن عمل، 8: اصول فطرت، 9: اموز گاہ بلوچی، 10: انداز سیاست، 11: پھواڑی، 12: حان بند، 13: افکار درخشند، 14: ابزدار تاریخ کے آئینے میں، 15: سانع وشاہکار، 16: شریں گال، 17: ناخوائندہ معلم اخلاق، 18: زادروح، 19: کوہسار گوہر بار، 20: وحشیں تھراں، 21: مرقع اخلاق، 22: جواہر رتاباں، 23: رموز حیات، 24: دبستان فاتح، 25: گونشتین، 26: متاع ثمین، 27: چہار بند وغیرہ۔[3]

**شاعری کی نوعیت:**

آپ کی شاعری کثیر النوع ہے اس میں اسلامی تعلیمات سے متعلق شاعری واضح طور پر نظر آرہی ہے۔ آپ اکثر اپنی شاعری میں قرانی کلام کی تشریح کرتے نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل اشعار سے واضح ہے۔

**تعوذ:**

غلام قادر بزدار کے نزدیک شیطان انسان کا صریح دشمن اور اسے حقیقی راہ سے بھٹکانے والا ازلی مخالف ہے۔ ہر لمحے ایمان والوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ یہ کلمات ادا کرتے رہیں تاکہ شیطان رزیل کی شر انگیزوں سے امان حاصل ہو سکے۔

اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود کی دراندازی اور شرارت سے۔

شاعر کہتا ہے:

پناہ لوٹھاں امانا دئے ماں گفتگو تھوی اولہا
شے ابلیسءِ بزیں شر اںچائیں مناں مولا[4]

**منظوم ترجمہ:**

پناہ چاہتا ہوں اے رب جلیل
بچا اس کے شر سے شیطان رذیل

**اشعار کا خلاصہ:**

آپ اوپر کے ان اشعار میں اللہ پاک سے مدد طلب کر رہے ہیں اور شیطان مردود کی شرارت اور دراندازی سے پناہ مانگ رہے ہیں۔

**تسمیہ:**

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

ترجمہ: شروع اللہ کا نام لیکر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اس آیت مبارکہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ قران کریم کی تلاوت میں سب سے پہلے یہی دلنواز کلمات ادا کیے جاتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر کام کے آغاز پر رحمٰن ورحیم کے نام سے ابتدا کرنی چاہیے۔ شاعر بلوچی اور اُردو میں منظوم ترجمہ یوں کرتا ہے۔

سری عتیں نام اللہء رحمانیں رحمیں آں
آنہیں مہرواں بے حدلا شکیں کریمیں آں [5]

**منظوم ترجمہ:**

کروں اس نام سے آغاز جو ہے مہرباں بے حد
کرم فرمانے والا اور ہے رحمت فشاں بے حد

**اشعار کا خلاصہ:**

آپ لوگوں نے اپنے اشعار کے ذریعے اللہ پاک کی صفات سے اگاہ کر رہے ہیں کہ اپنے ہر کام کا اغاز رحمان ورحیم کے نام سے شروع کریں تاکہ اس میں برکت ہو۔

**تسبیح:**

سُبۡحَانَكَ اللّٰهم وبحَمۡدِكَ وتبارك اسۡمُك، وتعالى جَدُّك، ولا إله غَيۡرَك [6]

ترجمہ: خداوند قدوس کی انعامات ونوازشات کا بار بار ذکر کرنا تسبیح کے معنوں میں آتا ہے یعنی وہ ورد مقدس جس میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت واحدانیت اور حاکمیت جیسی خصوصیات مذکور ہوں تسبیح کہلاتی ہے۔

شاعر کہتا ہے:

برکت ولائیں مئیں پاک تھی صفت وستا کھئی غیں
نئیں معبود تھی کھسے آن بُزیں حاکمی تھئی غیں [7]

**منظوم ترجمہ:**

سزاوار ثناو حمد ہے وہ برکتوں والا
نہیں معبود جُز اس کے وہی حاکم اعلیٰ

**اشعار کا خلاصہ:**

آپؒ ان اشعار میں کہتے ہیں کہ سزاوارِ حمد و ثنا صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ وہی معبودِ برحق ہے اور حاکم اعلیٰ بھی وہی ہے۔

**سورہ فاتحہ:**

سورہ فاتحہ قرآن مجید کا پہلا سورہ ہے۔ یہ حمد و ثناء اور دعاء دونوں کا مرکب ہے۔ ذیل میں بلوچی اشعار اور منظوم ترجمہ ملاحظہ ہو:

کُل تاریف و تڑون گو تھو رحمانئے رحیمئے تھؤ
پالوخ قوم مخلوقءِ خدا چھکھر عظمیئے تھؤ
قیامت روش سختیں نئے تھوئے مالک منی مولا
کھنوں تھئی بندگی آما گفِتو ما تھوری اولھا
مار شوندئے ہماں دگاڈستئے دوستیں مڑداں
بچائیں شماں چھر کھاں گمراہیں وروں دڑداں[8]

**منظوم ترجمہ:**

سزاوار ثناء و حمد ہے جو سب کا ہے مالک
جو رحمٰن و رحیم خلق ہے سب کا ہے پالک
اے مالک حشر کے ہم بس عبادت تیری کرتے ہیں
دم مشکل طلب ہر دم اعانت تیری کرتے ہیں
ہماری رہنمائی سیدھے راستے کی طرف فرما
وہ راستہ جو ہے تیرے قابل انعام بندوں کا
بچا اس راہ سے جس پر چلے ہیں ایسے بے بہرے
تجھے ناراض کرکے جو سزا کے مستحق ٹھہرے

**اشعار کا خلاصہ:**

شاعر ان اوپر کے اشعار میں کہتا ہے کہ تعریف کے لائق، پالن ہار اور رحمان و رحیم ایک اللہ رب العزت ہی ہیں۔ اے حشر کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیری مدد کے طلب گار ہیں۔ ہماری رہنمائی سیدھے رستے کی طرف فرما جو قابل انعام بندوں کا ہے اور گمراہوں کے رستے سے بچا جو تیرے سزا کے مستحق ٹھرے۔

**سورۃ اخلاص:**

عقیدہ توحید کا پرچار چاروں الہامی کتابوں میں وحدانیت پر یقین رکھنے پر زور دیا گیا ہے جیسے۔

گوئش ہر دم خدا دیکھیں
آں یکیں بادشاہ سچیں
نئے گوہارے پراتے نی
نئے پھٹ، اولاذ ماتے نی[9]

**منظوم ترجمہ:**

کہو ہر دم خدا واحد جو بے پرواہ یکتا ہے
نہ امی، ابو ہیں اُس کے نہ کوئی اُس کا بیٹا ہے

**اشعار کا خلاصہ:**

اے لوگو! سنو اللہ ایک ہے۔ وہی سچا بادشاہ ہے۔ وہ ماں باپ اور اولاد سے پاک ہے۔

## ایمان مجمل:

ایمان مجمل کا لفظی مطلب مختصر اور جامع عقیدہ کے ہیں۔ اس سلسلے میں شاعر یوں کہتا ہے:

ایماں آڑ تھوں رب ءِ کُل صفت وستاہ چھکھا
قرباں پاک نامانی، فرمان ورضا چھکھا
زوانا گو دِلا اِقرار اے تیخیر پکوئیں
رب مئیں مالکیں بے شک انیں رحمان سچوئیں[10]

**منظوم ترجمہ:**

خدا پر اُس کے ناموں، صفتوں پر میرا ایمان ہے
زبان و دل سے ہے تسلیم جو بھی اس کا فرمان ہے

**اشعار کا خلاصہ:**

ان اشعار میں شاعر کہتا ہے کہ میرا ایمان ہے اللہ پاک کی ذات وصفات پر میں زبان سے اقرار اور دل یقین رکھتا ہوں۔

## ایمان مفصل:

ایمان سے مراد تسلیم کرنا، ماننا اور عقیدہ کے ہیں، دین اسلام میں جو مکمل عقائد ہیں اُنہیں ایمان مفصل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جن پر صدق دِل سے قائم رہنا واجب ہے۔

ایمان بکوئیں مئیں دذا آن بادشاہ چھکھا

فرشتغ کُل رسولانیؑ محمد مصطفیٰ چھکھا
جواں بریں تغدیرءِ موتا رند زیندءِ غا
مئیں ایمان لا شکیں حساروشءِ جزا چھکھا[11]

**منظوم ترجمہ:**

میرا ایمان ہے بے شک خدا پر اور فرشتوں پر
خدا پر یوم محشر اور الہامی کتابوں پر
میرا ایمان اچھی اور بُری تقدیر پر بھی ہے
جو بعد از موت مل سکتی ہے اُس تعزیر بھی ہے

**اشعار کا خلاصہ:**

ان اشعار میں شاعر ایمان مفصل کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرا ایمان ہے اللہ پاک، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، اچھی بُری تقدیر اور قیامت کے دن پر۔

**توحید:**

وَلا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلاَّ وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۔[12]

ترجمہ: اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود (سمجھ کر) نہ پکارنا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اُس ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اُسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

غلام قادر بزدار بلوچ قرآن پاک کے اس آیت کو بلوچی شاعری میں اس طرح بیان کر رہا ہے:

نیں معبود تھی کھسے مہ گوئش تھ غے انیں معبود
کُل فانی فنابوں تھے آں ہیں دائیمں موجود
ہر کھے تھتھرئے دیرا تھرا تھری روغی غیں
مزیں اے حاکمءِ دربانیاما پیش بی غی غیں[13]

**منظوم ترجمہ:**

نہیں اس کے سوا معبود وہ معبود ہے واحد
جہاں سارا ہے فانی بس وہی موجود ہے واحد
مفر کوئی نہیں بس خدمت میں اس کی لوٹ آنا ہے
حضور اس حاکم اعلیٰ کے آخر ہم نے جانا ہے

**اشعار کا خلاصہ:**

اللہ رب العزت معبود واحد ہے۔ ساری جہاں نے فنا ہونا ہے مگر وہ ہمیشہ ہر جگہ موجود ہے۔ اس سے کوئی چھپ نہیں سکتا اسکے ہاں ہر ایک نے پیش ہونا ہے

**کلمہ طیبہ:**

آپ کلمہ طیبہ اور منظوم ترجمہ کو اس طرح بیان کر رہے ہیں:

نئیں معبود تھئَ کھسے فقط کھر غی خداوندیں
رسولیں پاک آنہی اے محمد ﷺ دوست دلبندیں[14]

**منظوم ترجمہ:**

نہیں معبود کوئی بھی عبادت کے ہے رب لائق
محمد ﷺ ہے رسول اُس کا اسی کی ذات ہے فائق

**نماز:**

شاعر اپنی شاعری میں عقائد کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عبادات کا بھی تذکرہ کرتے ہیں مثلاً نماز، جو کہ ایک اہم عبادت ہے۔ نماز کے قیام کا حکم فرقان مجید میں سینکڑوں بار آچکا ہے، نماز کو دین کا ستون کہا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ فسق و فجور سے بچانے کا ایک خاص ڈھال ہے۔ آپؒ کے الفاظ نماز کے بارے میں:

کتاودیں تھئَ چُنڈا محمد ﷺ تھو پڑھانا کھن
ضروری ایں تھرا ہر دم ادانو اشاں کھنانا کھن
نواش روکی بذایں کاراں بے شک بے حیائی آ
حذا زانیت ہر کارا محُن گووث مندائی آ[15]

**منظوم ترجمہ:**

جو اتری ہے کتاب حق اُسے پڑھتے رہا کرنا
نمازیں بھی تواتر سے ادا کرتے رہا کرنا
یقیناً یہ نمازیں روکتی ہیں بے حیائی سے
بشر کو باز رکھتی ہیں یقیناً یہ برائی سے

**اشعار کا خلاصہ:**

شاعر ان اشعار میں کہتا ہے کہ اے مسلمان تو قرآن پڑھا کر اور نماز ادا کرتے رہا کر۔ بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتا ہے۔

**روزہ:**

روزے کے اخلاقی اور معاشرتی فوائد میں ضبط نفس اخلاق حسنہ ہمدردی و غمخواری طبی فائدے اور بے حساب اجر ملنے کا عظیم کا وعدہ شامل ہے۔

روشغ فرج شئے پھکھا چھوک اولی جہاناثوں
بل روشغ دار مومن کُل دین ایمان والا بوں
ایشوں لیکھوا کھمیں نستیں اے مزیں بارے
پھذا آن روشغاں داری سفر ابی یا بیمارے
نداروخ چٹیے مسکیناں محتاژاں گُر ادارے
آنک شونقار روشغاں داری باز جوائیں ہے کارے[16]

**منظوم ترجمہ:**

سنو ایمان والو تم پہ روزے فرض ہیں ایسے
رہے ہیں فرض روزے تم سے پہلے والوں پہ جیسے
یہی ہے ان کا مقصد زہد تقویٰ تم میں آجائے
تمہاری زندگی میں یہ حسیں جوہر سما جائے
جو ہیں لاچار ایسے روزہ رکھنے سے بھی قاصر ہیں
انہیں کھانا کھلائیں جو نادار اور مسافر ہیں
جو رکھ سکتا ہے روزہ وہ رکھے بہتر یہی ہو گا
کہ نازل ایسے لوگوں پر سرور سرمدی ہو گا

**اشعار کا خلاصہ:**

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض ہیں جیسے کہ تم سے پہلے والوں پر فرض تھے تا کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ فدیہ دیں اور جو مسافر ہو وہ قضا رکھیں۔ روزہ داروں کے لیئے جنت اور اس کی نعمتیں ہیں۔

**زکوۃ:**

زکوۃ امداد باہمی، معاشی تفاوت کا توڑ، نصرت دین اور اجر عظیم کا ایک خاص ذریعہ ہے اور اس کی تعریف شاعر نے کچھ یوں کی ہے۔

صدقہ یا زکوۃ خیرات حق مسکین غریوانی
ادا بوں پور لاچرءِ خلاصی بی غلامانی

مسافربوں یا بے مالیں گروں امداذاے حقیں
گشغیں پاکمولائیں آں حکمت ناخ بے شکیں[17]

**منظوم ترجمہ:**

زکوۃ وصدقہ وخیرات ہے حق بے نواوں کا
غریبوں اور مقروضوں کا زر نہ آشناوں کا
وہ امداد مسافر ہو کہ آزادی غلاموں کی
ہیں تنخوائیں بھی شامل اِس میں حصے اپنے والوں کی
ادا جو بھی کرے گا پائے گا وہ مرتبہ اعلیٰ
یہی فرمان اس کا ہے جو رب ہے حکمتوں والا

**اشعار کا خلاصہ:**

ان اشعار میں شاعر لوگوں کو تلقین کر رہے ہیں کہ زکوۃ وصدقات اہل حق کو ادا کرو، فقیروں، مساکین، مقروض، مسافر، غلاموں کی آزادی، تالیف قلوب اور عاملین زکوۃ اس کے حق دار ہیں۔ یہی اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

**حج بیت اللہ:**

حج میں درس توحید، تبلیغ اسلام اور ایک مرکز پر جمع ہو کر عرفان روح حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس میں تاریخ اور جغرافیائی معلومات، مساوات کا عملی نمونہ، اخلاقی اور روحانی معراج کے ذرائع ممکن ہو سکتے ہیں۔ شاعر کے بقول:

ولی آں لوغ جوڑیں تھو جہاںء بندگی کا نڑا
آں مکہ نیا مائیں چئے نیکیں زندغی کا نڑا
نشانوں خاصیں کُل ایذا مقامیں ابراہیمؑء یکھے
داخل بیثا آں ایذا نوی ثی ٹھُرس یہ لکھے
شے چھکھا خدا حکیں بیت اللہ زیارت بی
صحت بی اغر جاناسفر خرچء دے طاغت بی
محنت کھسے ہمیٰ ڈولا اے لیکھو ہماں ہانی
خداوث بے نیازیں آں تخاں ہڈِ کاطما آنی[18]

**منظوم ترجمہ:**

وہ پہلا گھر جو مکے میں مرکز ہے عبادت کا

وہ گھر ہے برکتوں والا ہے سرچشمہ ہدایت کا
شعائر ہیں نشاں اِس میں خلیلؑ پا صفا کا ہے
جو اس میں ہو گیا داخل کرم اُس پر خدا کا ہے
یہ حق بنتا ہے مولا کا کہ بندے اس کے زائر ہوں
جو زادراہ رکھتے ہوں وہ بیت اللہ میں حاضر ہوں
کرے گا نہیں جو دانستہ خدا کے حکم کو پورا
خدا کو بھی نہیں ایسے جہاں والوں کی کچھ پروا

**اشعار کا خلاصہ:**

مکہ مکرمہ جو مرکز عبادت، برکتوں والا سرچشمہ ہدایت ہے۔ یہ ابراہیمؑ کی نشانی اور اللہ رب العزت کا گھر ہے، جو استطاعت رکھتے ہوں وہ اس گھر کی زیارت کریں اور جو اللہ رب العزت کی حکم سے روگردانی کریں گے اللہ تعالیٰ ان سے بے نیاز ہے۔

**خلاصہ:**

شاعری زبان کی پہچان ہے کہ شاعر عموماً سچ بولنے والا معاشرے کا نڈر سپاہی اور روشن خیال رہنما ہوتا ہے۔ وہ اپنے معاشرت اور اپنے ماحول کے تجزے کا کامیاب تجزیہ نگار ہوتا ہے وہ سچائی کو ہدف بنا کر اپنی بات کہنے سے گریز نہیں کرتا۔ ہمیشہ سے یہ خیال کیا جاتا رہا ہے بلوچی میں رزمیہ اور عشقیہ شاعری ہی ہوتی رہی ہے لیکن بلوچ قوم کے فصیح زبان میں شاعری کرنے والے شعراء نے دینی شاعری میں کوئی بھی کسر نہ اٹھار کھی ہے۔ دینی شعراء کے کلام کے ذریعے بلوچ معاشرے کے عوام کی زندگیوں پر دینی لحاظ سے کافی اثر انداز ہوئے اور ان کے اخلاق بہتر ہوئے۔ بلوچی زبان و ادب پر دینی شاعری کے اثرات آج بھی موجود ہیں اور لوگوں کی عمومی زندگی میں مذہبی رجحانات دیکھے جاسکتے ہیں غلام قادر بزدار کے مذہبی شاعری اتنی ہر دل عزیز اور پر اثر ہے کہ علماء نے مساجد میں بطور خطبات پڑھنا شروع کیا۔ مذہبی اقدار اطاعت والدین اخلاقیات کی تعلیمات سے لوگوں کی تربیت ہوئی۔ علماء نے اشعار ازبر کر کے اصلاح کی اور کر رہے ہیں اور لوگوں کو حق کی دعوت پہنچا رہے ہیں اور یہ سلسلہ نہ ختم ہونے والا ہے ان کا دینی اشعار ہمیشہ سے بلوچی زبان سمجھنے والوں کے کانوں میں پڑتے ہی ان کے ایمان تازہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ توہم پرستی، ستاروں کے چال، درندوں کی اوازیں اور قبیح رسومات کی بیخ کنی میں ان کے اشعار حد درجہ تاثیر رکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ غلام قادر بزدار کی شاعری اور زندگی کا دقیق مطالعہ کیا جائے اور ان کی دینی شاعری کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ جدید دنیا کو معلوم ہو سکے کہ ان کی شاعری تصوف عشق الٰہی و حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اخلاقیات میں کسی بھی زبان کی شاعری کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مذہبی شاعری آج بھی ضروری ہے، بلوچی معاشرے میں بے دینی اور جہالت کو ختم کرنے کی کوششیں انہوں نے شاعری کے ذریعے کی تاکہ ترویج دین میں آپ بھی سعادت مند ہو سکیں۔

# حوالہ جات


[1] ھادی، محمد اسماعیل فیض، کوہسار ادب، فاتح پبلی کیشنز، تونسہ، 2012ء، ص10

[2] گل عباس، اعوان، ڈاکٹر، کوہ سلیمان کا علمی حاتم، عکس پبلشرز، ملتان، 2013ء، ص9

[3] ایضاً، ص15

[4] بلوچ غلام قادر، رموز حیات، بزدار بلوچ پبلی کیشنز، تونسہ شریف، 2011ء، ص7

[5] ایضاً، ص9

[6] ترمذی ،محمد بن عیسیٰ بن سورہ ،الجامع للترمذی/ الجامع المختصر من السنن عن رسول اللہ ﷺ ومعرفۃ الصحیح والمعلول وما علیه العمل، رحمانیہ کتب خانہ، لاہور، أَبْوَابُ الصَّلاَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ

[7] ایضاً، ص11

[8] ایضاً، ص13

[9] ایضاً، ص15-16

[10] ایضاً، ص19

[11] ایضاً، ص21

[12] سورۃ القصص28:88

[13] بلوچ غلام قادر، رموز حیات، بزدار بلوچ پبلی کیشنز، تونسہ شریف، 2011ء، ص23

[14] ایضاً، ص49

[15] ایضاً، ص52

[16] ایضاً، ص55-56

[17] ایضاً، ص59

[18] ایضاً، ص62